اس لئے اخبارات میں جو بھی خبریں شائع ہوتی ہیں وہ یہود و نصاریٰ کی نیوز ایجنسیاں ہی شائع کرتی ہیں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق جو بھی اچھی خبریں ہوتی ہیں وہ اپنی اصلی صورت میں نہیں بلکہ ان دشمنانِ اسلام نیوز ایجنسیوں کی بدولت مسخ شدہ ہوکر ہی شائع ہوتی ہیں۔ کینیا کے شہر نیروبی میں غریب مسلمان جوڑوں کی شادیاں سنتِ نبوی صلعم کے مطابق مسجد میں بالکل سادگی کے ساتھ انجام پذیر ہوئیں اس خبر سے مسلم معاشرہ کی سربلندی ظاہر ہوتی ہے جو یہود و نصاریٰ کے لئے ناقابلِ برداشت ہے اس لئے وہ اس خبر میں اپنی شیطان صفت ذہنیت کی ملاوٹ کرنے سے باز نہیں آئے۔ کینیا کی مسجد میں بیس مسلمان جوڑوں کی سادگی کے نکاح خوانی کی خبر ایک اہم خبر ہے۔ جس سے مسلم معاشرہ کی نیک نامی اور عزت و وقار میں انشاء اللہ اضافہ ہی ہوگا۔ ایسی ہی ایک خوشی و مسرت سے لبریز خبر ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کی ہے اور جس میں ہندوستانی مسلمانوں خصوصاً دہلی کے مسلمانوں کی رواداری، شرافت، انسانیت، خدا ترسی، فرض شناسی، ہمت و ایثار اور جذبۂ ہمدردیٔ ملت کی موجود جھلک موجود ہے۔

بات ۲۸ جون ۱۹۹۸ء کی ہے خدمتِ خلق کے کاموں میں مصروف و منہمک دہلی کی ایک معروف شخصیت حاجی اختر سعید دہلوی ہے اپنے ذرائع اور حق و استحقاق سے انتظام و بندوبست کرکے دو مسلمان یتیم لڑکیوں کی شادی دو مسلمان لڑکوں کے ساتھ کرنے کی تاریخ طے کرتے ہیں۔ یتیم بچیوں کے لئے جہیز کا سامان بھی اچھا خاصہ جلدی جلدی جو ہوسکا اکٹھا کیا گیا اس کے ساتھ یہ بھی سوچا گیا کہ شادی کے بعد بھی ان بچیوں کے نصیب میں جو ہوگا وہ دیا جائے گا ــــــ تاریخ مقررہ پر دونوں لڑکے شادی کے لئے برات لیکر آئے۔ عین نکاح سے چند لمحے پہلے جہیز پر نگاہ ڈالنے کے بعد لڑکوں کے کسی عزیز نے اسکوٹر کی فرمائش کردی۔ جیسے ہی اس فرمائش کی خبر یتیم لڑکیوں کی شادی کرنے والے

حاجی اختر سعید کے کانوں تک پہنچی وہ ہکا بکا ہی رہ گئے۔ فوراً ہی انہوں نے نکاح خوانی کے لئے قاضی صاحب کو کہا کہ نکاح مت پڑھائیے اور دونوں لڑکوں کو جو دولہا بنے ہوئے تھے کہا کہ اٹھو اور نکل جاؤ یہاں سے کیا نکاح پڑھوانے آئے ہو یا سودا کرنے کے لئے آئے ہو، کیا تم مسلمان کہنے کے حقدار ہو اطاعتِ رسول کے دعویدار بنتے ہو اور عمل و کردار سے شیطان بنے ہوئے ہو۔ اچھا ہوا تم نے اپنی ذہنیت نکاح سے پہلے ہی ظاہر کردی ورنہ تو یہ دونوں معصوم بچیاں تم درندوں کے ظلم و ستم اور شیطانی کردار کی شکار تمام زندگی ہی ہوتی رہتیں۔ خیریت اسی میں ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تم کو پولیس کے سپرد کرنا پڑے گا۔ دونوں لڑکے بڑی بے عزتی کے ساتھ بھگا دیئے گئے اب ان معصوم یتیم بچیوں کے لئے اندھیرا ہی اندھیرا سامنے تھا۔ لیکن نہیں خدا کی عنایت و فضل اور کرم و انعام کی بارش ان یتیم بچیوں پر اس طرح ہوتی ہے کہ حاجی اختر سعید کے دوست و احباب جو ان یتیم بچیوں کی شادی کے انتظامات میں مصروف و مستغرق تھے ان میں سے ایک پر حاجی اختر سعید کی توجہ مرکوز ہوئی وہ تھے علمی ذوق کے حامل شعر و شاعری کے شوقین سوئی والان گلی کوتانہ میں سیما ایکسپورٹ کے مالک محمد مختار خاں صاحب حاجی اختر سعید نے ان سے کہا کہ اپنے کسی لڑکے کو تیار کرو شادی کے لئے۔ پیکر ایثار اور مجسم شرافت و انسانیت اللہ کے اس نیک بندے محمد مختار خاں نے ذرا بھی چوں و چرا کئے بغیر اپنے لڑکے محمد اختر کو فوراً پیش کردیا۔ اور دوسری لڑکی کے لیے ایک دوسرا لڑکا محمد آصف خود بخود از راہِ انسانیت تیار ہو گیا۔ فوراً ہی ان دونوں لڑکوں سے دونوں یتیم لڑکیوں کا نکاح پڑھوا دیا گیا۔ دونوں یتیم لڑکیوں کی رخصتی بڑی شان کے ساتھ ہوئی دونوں لڑکے اپنی اپنی دلہن کو عزت و وقار کے ساتھ اپنے گھر لے گئے۔ آج یہ دونوں لڑکیاں معزز خاندان میں اپنے قابل و ہونہار شوہروں کے ساتھ سکون و راحت

آرام واطمینان کے ساتھ خوش ومسرت آمیز زندگی بسر کر رہی ہیں یہ ہے سنتِ نبوی صلعم پر عملی طور پر چلنے کی عظیم الشان مثال، اسے ہم ایک مثالی شادی کہیں گے۔ اور آفرین ہے ان حضرات پر جنھوں نے اپنے نوجوان لڑکوں کے لئے ہنسی خوشی ایسی شادیاں کرنے کی حامی بھری۔ نہ کوئی فضول کی رسم نہ کوئی دھوم دھام سے برات چڑھانا اور نہ کوئی اپنے لڑکوں کی قابلیت وصلاحیت اور اپنے مال واسباب پر اِترا ہٹ دکھانا۔ ہر مسلمان کو اس "مثالی شادی" سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔ محمد مختار خاں اور ان کے گھر کی خواتین کہہ سکتی تھیں کہ ہمارے لڑکے اس قدر گرے ہوئے تھوڑے ہی ہیں کہ ایسی یتیم بچیوں سے شادی کریں؟ اس قسم کی کسی بات کو بھی زبان پر لانا انہوں نے گناہِ کبیرہ سمجھا۔ بلکہ انہوں نے اپنے لڑکوں کی شادی ان یتیم بچیوں سے کرنا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ کا اپنے لڑکوں پر انعام واکرام ہی گردانا ـــــ اس مثالی شادی کی جس قدر بھی شہرت کی جائے کم ہی ہے وہ اس لئے کہ ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کے تعلق سے جو غلط رسم ورواج اور گندگی کا عنصر گھس آیا ہے اس سے اس کی تلافی ہی ہوگی اور اس طرح تمام عالم میں ملّتِ اسلامیہ کی واہ! واہ ہوگی اسلامی تعلیمات اور سیرتِ رسول صلعم کی خود بخود تبلیغ ونشر واشاعت ہوکر رہیگی ـــــ دوسرے اکثر مسلمان اس وقت دنیاوی عیش واسباب کے حصول میں لگے ہوئے ہیں انھیں معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے علم، مسلمانوں کے مذہب، مسلمانوں کی تہذیب وتمدن کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے مسلم دشمن طاقتیں آج آپس میں گھی شکر ہیں اور وہ ایک ایسے خفیہ خطرناک پروگرام کے تحت اسلام اور مسلمانوں پر ضرب شدید لگانے کے فراق میں نشانہ تانے بیٹھی ہوئی ہیں جو مسلمانوں کی ہستی ووجود ہی کو ختم کر ڈالے۔ یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے ناپاک منصوبے ہر جہت سے اس قدر طاقتور ہیں کہ اگر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا کرم وفضل نہ

ہو تو ملت اسلامیہ کا وجود کب کا کفر کی طاقت و یلغار سے ختم ہو چکا ہوتا۔ اس موقع پر ہم کو مسلم قوم کی ان برائیوں کو ٹٹول کر ان کے سدباب کے لئے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اچھائیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں۔ قرآن مجید کی یہ ہدایت محض ایک ترغیبی نصیحت کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ وہ اسکو امت مسلمہ کا فریضہ قرار دیتا ہے۔ اور اس عمل کو مسلمانوں کے لئے وجہ امتیاز قرار دیتا ہے۔ کُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (آل عمران: ۱۱۰)

قرآنی تعلیم کا مقصد انسان کو ایک ایسا مثالی انسان بنانا ہے جو خیر و فلاح کا نمونہ ہو اور جس کا وجود اپنے ہم جنسوں کے علاوہ کائنات کے ہر وجود بلکہ ہر شئے کے لئے رحمت و راحت ہو۔ جس روز مسلمان اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے مطابق ہر ہر موڑ پر اپنی زندگی کو ڈھال لیں گے اسی روز سے مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو جائے گا اور تمام عالم میں اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا۔ شرط ہے کہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں، کاروبار میں، رہن سہن میں، چلنے پھرنے میں، بولنے چالنے میں، معاملات اور لین دین میں اسلامی تعلیمات پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہو جائے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

مسلمانوں پر آج پوری ذمہ داری آن پڑی ہے کہ وہ امت محمدیہ کے ناطے معاشرہ اور ماحول میں پھیلی ہوئی تمام برائیوں کے خاتمے کیلئے اپنی زندگی کو مثالی نیک عمل و کردار کے سانچے میں ڈھالیں اور ہر انسان کو باور کرائے کہ آج بنی نوع انسانی کی پریشانیوں کے مشکلات اور الجھے مسائل کا حل صرف اور صرف اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہے۔

کیوں اندھیروں میں بھٹکتا پھر رہا ہے آدمی
روشنی رکھی ہوئی ہے آج بھی جزدانوں میں